ہفتہ وار رسالہ: 286
WEEKLY BOOKLET: 286

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ بنام

انسانیت
کی سب سے بڑی خدمت

صفحات: 21

سرخ اونٹوں سے بہتر 03
ہر بیماری کے لئے مدنی نسخہ 06
گناہوں کے 6 علاج 07
سب سے پیارے اعمال 17

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنسانِیت کی سب سے بڑی خدمت (1)

دُرود شریف کی فضیلت

کسی بزرگ نے ایک شخص کو انتِقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ بولا: میں ایک مُحدِّث صاحِب کے یہاں حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا، اُنہوں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَروَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو میں نے بُلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا نیز حاضِرین نے سنا تو اُنہوں نے بھی دُرُودِ پاک پڑھا تو اللہ پاک نے اِس کی بَرَکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔ (القول البدیع، ص254)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نافرمانوں سے لوگ نفرت کرتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گُناہ کرنا دونوں جہانوں کیلئے باعثِ نقصان و خُسران ہے اور گنہگاروں کیلئے لوگوں کے دلوں سے بھی احترام نکل جاتا ہے، اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”جہنّم میں لے جانے والے اعمال (853 صفحات)“ جلد اوّل صفحہ 66 تا 67 پر ”نیکی کی دعوت“ کے مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتی 6 رِوایات مُلاحَظہ فرمائیے:

﴿1﴾ اُمُّ المُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا نے حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ کو

---

1 ... یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 302 تا 310، 312 تا 314 اور 332 تا 340 سے لیا گیا ہے۔

تحریر بھجوائی: اَمَّا بَعد (یعنی حمد و صلوٰۃ کے بعد) جب بندہ اللہ پاک کی نافرمانی کا کوئی عمل کرتا ہے تو اُس کی تعریف کرنے والے لوگ اُس کی مَذَمَّت کرنے لگتے ہیں۔ (کتاب الزہد للامام احمد، ص186، حدیث: 917) ﴿2﴾ حضرت ابو دَرداء رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اِس بات سے ڈرو کہ مؤمنین کے دل تم سے نفرت کرنے لگیں اور تمہیں اس کا شُعُور (پتا) بھی نہ ہو (کتاب الزہد لابی داود، ص205، حدیث: 229) ﴿3﴾ حضرت فُضَیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ تنہائی میں اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے اللہ پاک مؤمنین کے دلوں میں اُس کے لئے اپنی ناراضی اس طرح ڈال دیتا ہے کہ اُسے اِس کا شُعُور (پتا) بھی نہیں ہوتا ﴿4﴾ امام محمد بن سِیرِین رحمۃُ اللہِ علیہ جب مقروض ہوئے اور انہیں قرض کے سبب شدید غم لاحِق ہوا تو فرمایا: میں اپنے اِس غم کا سبب چالیس سال پہلے سَرزَد ہونے والے ایک گناہ کو سمجھتا ہوں (حلیۃ الاولیاء، 2/307، رقم: 2334) ﴿5﴾ حضرت سُلیمان تَیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آدمی پوشیدہ طور پر ایک گناہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس پر ذِلّت طاری ہو جاتی ہے (کتاب التوبۃ مع موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 3/424، حدیث: 95) ﴿6﴾ حضرت یحییٰ بن مُعاذ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اُس عاقِل پر تعجب ہے جو اپنی دعا میں تو یہ کہتا ہے کہ یااللہ! مجھے مصیبت میں مُبتَلا کر کے میرے دشمنوں کو خوش نہ کرنا، حالانکہ دشمن کو اپنی مصیبت پر خوش کرنے کے اسباب وہ خود ہی پیدا کرتا ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: وہ کیسے؟ تو جواباً فرمایا: وہ اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے اور اِس طرح قیامت کے دن اپنے دشمنوں کو خوش کرے گا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/29، 30)

یہاں بھی دے عزّت وہاں بھی دے عزّت الٰہی! پئے مصطفٰے جانِ رحمت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

انسانیت کی سب سے بڑی خدمت کون سی ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا اور اُن کو گناہوں سے بچانا بھی یقیناً بَہُت بڑا نَفع پہنچانے والا کام ہے۔ بیماری، بے روزگاری، قرض داری وغیرہ پریشانیوں کے مواقِع پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دُکھیاری اُمّت کی حاجت بَر آری بھی بیشک نِکوکاری ہے اور اس میں جنَّت کی حقداری ہے مگر انسانیَّت کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ اُس کو جہنّم سے بچانے کی تدبیر کی جائے۔ یہ انسان کو پہنچایا جانے والا سب سے بڑا نفع ہے۔ منقول ہے: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے افضل کوئی خصلت نہیں ﴿1﴾ اللہ پاک پر ایمان لانا ﴿2﴾ مسلمانوں کو نفع پہنچانا اور دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے زیادہ بُری کوئی خَصلت نہیں ﴿1﴾ اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ﴿2﴾ مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (المنبہات، ص3)

کروں یا خدا مومنوں کی میں خدمت　　نہ پہنچے کسی کو بھی مجھ سے اَذِیَّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دُنیا بھر سے بہتر

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ عَلِیُّ المرتَضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ سے اِرشاد فرمایا: اے علی! اللہ پاک تمہارے ذَرِیعے کسی شخص کو راہِ راست پر لے آئے تو یہ تمہارے لیے اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طُلوع ہوتا ہے۔ (یعنی دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے) (معجم کبیر، 1/332، حدیث: 994)

سُرخ اُونٹوں سے بہتر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوب خوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیے،

آپ کی نیکی کی دعوت سے اگر صِرف ایک فرد ہی عشقِ رسول کا جام غَٹ غَٹا گیا، راہِ ہدایت پاگیا، اُسے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول بھا گیا، وہ سنّت کی شاہراہ پر آگیا، نَمازوں کی لذّتیں پاگیا، اپنے آپ کو نیک بندوں میں کھپا گیا تو اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ ایک اور رِوایت میں ہے: اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ پاک تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (مسلم، ص1311، حدیث: 2406)

سُرخ اُونٹوں سے کیا مُراد ہے؟

حضرت علامہ یحییٰ بن شَرَف نَوَوِی (نَ۔ وَ۔ وی) رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ نَبَوی (نَ۔ بَ۔ وی) کی شَرح میں لکھتے ہیں: سرخ اونٹ اہلِ عَرَب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اِس لئے ضَرْبُ الْمَثَل (یعنی کہاوت) کے طور پر سُرخ اُونٹوں کا ذکر کیا گیا۔ اُخْرَوی (اُخ۔ رَ۔ وی) اُمُور کو دُنیوی چیزوں سے تشبِیہ (تَش۔ بِیہ یعنی مثال) دینا صِرف سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخِرت (کی نعمت) کا ایک ذرّہ بھی دُنیا اور اِس جیسی جتنی دنیائیں تصوُّر کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔ (شرح مسلم للنووی، 15/ 178)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ایک کافر کو مسلمان بنانا، دُنیا کی بڑی (سے بڑی) دولت سے بھی بہتر ہے بلکہ کافر کو قتل کرنے سے بہتر (یہ) ہے کہ اُسے رَغبت دے کر مسلمان کرلیا جاوے کہ (اللہ نے چاہا تو) اس سے اس کی (آیندہ) ساری نسل مسلمان ہوگی۔ (مراۃ المناجیح، 8/ 416)

مُبلّغ بنوں کاش! میں سُنّتوں کا
سدا دِیں کی خدمت کروں یہ دُعا ہے
(وسائلِ بخشش، ص332)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

12 ماہ مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کی بَرَکت سے ”کینسر“ چلا گیا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے، سنتوں پر عمل کرنے، نیکیوں کا ثواب کمانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہیے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھیے، سنتوں پر عمل کرتے رہیے، ”نیک اعمال“ کے مطابِق زندگی گزاریئے اور اِس پر استِقامت پانے کیلئے ہر روز ”جائزہ“ کرکے نیک اعمال کا رسالہ پُر کرتے رہیے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس دینی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے“ کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں، لاہور کے ایک اسلامی بھائی کی امّی جان تقریباً تین سال سے کینسر کے مَرَض میں مُبتَلا تھیں، ہر دو ماہ بعد ان کے ٹیسٹ ہوتے تھے۔ امّی جان کے بڑھتے ہوئے مَرَض اور روز روز ڈاکٹروں کے پاس چکّر لگانے کی پریشانی دیکھی نہیں جاتی تھی۔ ایسے میں رَمَضانُ المُبارَک (1430ھ) کی تشریف آوری ہوئی۔ ان اسلامی بھائی نے عاشِقانِ رسول کے ساتھ اعتِکاف کرنے کی سعادت حاصل کی، وہاں اپنی امّی جان کے لیے خوب دُعا کی اور دینی ماحول کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کے ساتھ 12 ماہ مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کرلی۔ 21 رَمضانُ المبارَک کو والِدہ کے ٹیسٹ ہوئے اور دو دن بعد جب رپورٹس ملیں تو پڑھ کر اُن کی خوشی کی انتہاء نہ رہی کیونکہ رپورٹس بالکل نارمل تھیں اور تین سال سے کینسر کا جو مَرَض امّی جان کی جان نہیں چھوڑ رہا تھا، اَلحمدُلِلّٰہ ان کا حُسنِ ظن ہے

کہ مَدَنی قافلے میں 12 ماہ سفر کی نیّت کرنے کی بَرَکت سے ختم ہو چکا تھا۔

کینسر اور بیماری کیلئے مَدَنی نُسخہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کینسر جو کہ ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج بیماری مانی جاتی ہے، اللہ پاک کی رَحمت سے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اُس کا علاج ہو گیا۔ آیئے! کینسر، شوگر، T.B، دل اور گُردے کے اَمراض بلکہ ہر بیماری کے علاج کیلئے ایک مَدَنی نسخہ سنتے ہیں۔ حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب میں ہے کہ سِحْر زَدہ (یعنی جس پر کسی نے جادو کروایا ہو وہ) شخص، بیری (یعنی بیر کے دَرَخت) کے 7 سبز پتّے لے کر انہیں دو پتھروں کے درمیان (مثلاً پتّھر کی سِل پر رکھ کر دوسرے پتھر سے) کُوٹ لے، پھر انہیں پانی میں ملا کر آیۃُ الکرسی اور چار قُل پڑھ کر دم کرے، پھر اس پانی سے 3 گھونٹ پی کر بقیہ سے غُسل کرے تو اِن شاءَ اللہُ الکریم اس سے بیماری دُور ہو جائے گی۔ یہ عمل اُس شخص کے لئے (بھی) انتہائی مفید ہے جسے (جادو کے ذَرِیعے) بیوی سے روک دیا گیا ہو۔

(مصنف عبد الرزاق، 10/77، رقم: 19933)

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بَل ہزار کَج
یہ ساری گُتھی اِک تِری سیدھی نَظر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص227)

شَرحِ کلامِ رضا: اِس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! قسمت میں چاہے کتنی ہی اُلجھنیں اور پریشانیاں لکھی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بس لُطف و کرم کی ایک سیدھی نظر فرما دیجئے اِن شاءَ اللہُ الکریم تقدیر کی ساری گُتھیاں کُھل اور پیچیدگیاں حَل ہو جائیں گی۔

تاجِ شاہی کا میں نہیں طالِب
کردو رحمت کی اِک نظر آقا

(وسائلِ بخشش، ص350)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گُناہوں کے 6 علاج

ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی ”نیکی کی دعوت“ دینے کا ایک اپنا انداز ہوا کرتا تھا چُنانچہ حضرت ابراہیم بن اَدہَم رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ سراپا عَظمت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور عرض کی: یاسیِّدی! مجھ سے بہُت گناہ سرزد ہوتے ہیں، برائے کرم! گناہوں کا علاج تجویز فرما دیجئے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے پہلی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: جب گناہ کرنے کا پکّا ارادہ ہو جائے تو اللہ پاک کا رِزق کھانا چھوڑ دو۔ اُس شخص نے حیرت سے عَرض کی: حضرت! آپ کیسی نصیحت فرما رہے ہیں! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ رَزّاق وُہی ہے، تو میں اُس کی روزی چھوڑ کر بھلا کس کی روزی کھاؤں گا! فرمایا: دیکھو، کتنی بُری بات ہے کہ جس پَروَردَگار کی روزی کھاؤ اُسی کی نافرمانی بھی کرو!۔ پھر دوسری نصیحت فرمائی: جب بھی گناہ کا ارادہ ہو جائے تو اللہ پاک کے مُلک سے باہَر نکل جاؤ۔ عَرض کی: حُضُور! یہ بھی کیسے ہو سکتا ہے! مشرِق، مغرِب، شِمال، جُنُوب، دائیں، بائیں، اوپر، نیچے اَلغَرَض جِدھر جاؤں اُدھر اللہ پاک ہی کا مُلک پاؤں، اللہ پاک کے مُلک سے باہَر کس طرح جاؤں! فرمایا: دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ اللہ پاک کے مُلک میں بھی رہو اور پھر اُس کی نافرمانی بھی کرو۔ تیسری نصیحت یہ ارشاد فرمائی: جب پختہ اِرادہ ہو جائے کہ بس اب گناہ کر ہی ڈالنا ہے تو اپنے آپ کو اتنا چُھپا لو کہ اللہ پاک دیکھ نہ سکے۔ عَرض کی: حُضُور! یہ کیونکر ممکِن ہے کہ اللہ پاک مجھے دیکھ نہ سکے، وہ تو دلوں کے اَحوال سے بھی باخبر ہے۔ فرمایا: دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ تم اللہ پاک کو سَمِیع و بَصِیر (یعنی سننے والا اور دیکھنے والا) بھی تسلیم کرتے ہو اور یہ بھی یقین کے ساتھ کہہ رہے ہو کہ ہر لمحے مجھے اللہ پاک دیکھ رہا ہے مگر پھر بھی گناہ کئے جا رہے ہو۔ چوتھی نصیحت یہ

ارشاد فرمائی: جب مَلَکُ الْمَوْت حضرتِ عِزرائیل علیہ السلام تمہاری رُوح قبض کرنے کیلئے تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا، تھوڑی سی مُہلَت (مُہ۔لَت) دے دیجئے تاکہ میں توبہ کرلوں۔ عرض کی: حُضُور! میری کیا اَوقات اور میری سُنے کون؟ موت کا وقت مقرَّر ہے اور مجھے ایک لمحہ بھی مُہلَت نہیں مل سکے گی فوراً میری رُوح قبض کرلی جائے گی۔ فرمایا: جب تم یہ جانتے ہو کہ میں بے اختیار ہوں اور توبہ کی مہلت حاصل نہیں کرسکتا تو فی الحال ملے ہوئے لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے مَلَکُ الْمَوْت علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے پہلے توبہ کیوں نہیں کرلیتے؟ پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے پانچویں نصیحت یہ فرمائی: جب تمہاری موت واقع ہوجائے اور قَبْر میں مُنکَر نکیر تشریف لے آئیں تو اُنکو قَبْر سے ہٹا دینا۔ عرض کی: سرکار! یہ کیا فرمارہے ہیں! میں انہیں کیسے ہٹا سکوں گا! مجھ میں اتنی طاقت کہاں! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم نکیرین (نَ۔کی۔رَین) کو ہٹا نہیں سکتے تو اُن کے سُوالات کے جَوابات کی تیاری ابھی سے کیوں نہیں کرلیتے؟ چھٹی اور آخِری نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اگر قیامت کے دن تمہیں جہنّم کا حکم سنایا جائے تو کہہ دینا: ”نہیں جاتا۔“ عرض کی: حُضُور! وہاں تو گنہگاروں کو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ فرمایا: جب تم اللہ پاک کی روزی کھانے سے بھی باز نہیں آسکتے، اُس کے مُلک سے باہَر بھی نہیں نکل سکتے، اُس سے نظر بھی نہیں بچاسکتے، مُنکَر نکیر کو بھی نہیں ہٹاسکتے اور اگر جہنّم کا حکم سنادیا جائے تو اُسے بھی نہیں ٹال سکتے تو پھر گناہ کرنا ہی کیوں نہیں چھوڑ دیتے! اُس شخص پر حضرتِ ابراہیم بن اَدہم رحمۃُ اللہِ علیہ کے تجویز کردہ گُناہوں کے عِلاج کے ان چھ نصیحت آموز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں نے بَہُت اثر کیا، زار و قِطار روتے ہوئے اُس نے اپنے تمام گناہوں سے سچّی توبہ کرلی اور مرتے دم تک توبہ پر قائم رہا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص100 ملخصا)

اللہ دیکھ رہا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حِکایت میں تجویز کردہ گناہوں کے 6 علاج نہایت مُؤَثّر ہیں، گناہ کا ارادہ ہونے پر اگر ان کو پیشِ نظر رکھ لیا جائے تو گناہوں سے بچنے کا بڑا زبردست سامان ہو سکتا ہے۔ یقیناً صِرف یہی بات اگر ذِہن میں راسِخ (یعنی پکّی) ہو جائے کہ ”اللہ دیکھ رہا ہے“ تو بندہ گناہوں کے قریب بھی نہ پَھٹکے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے ”گناہوں کا علاج“ صفحہ 12 تا 14 پر ہے: واقعی اگر کوئی اپنے اندر یہ اِحساس اُجاگر کرلے کہ گُناہ کرتے وقت میرا پالنے والا پَروَردَگار مجھے دیکھ رہا ہے، جھوٹ بولتے وقت فوراً خیال آجائے کہ میں جُھوٹ بول کر بندے کو تو دھوکا دے رہا ہوں اور یہ بے چارہ مجھے سچّا بھی جان رہا ہے مگر اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے، جی ہاں! اللہ پاک پر ہر ایک کی نیّت آشکار (یعنی ظاہر) ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنزالایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 866 پر پارہ 24 سورۃُ المُؤمِن آیت نمبر 19 میں ہے:

يَعْلَمُ خَآىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ⑲ (پارہ 24، المؤمن: 19)

ترجَمۂ کنز الایمان: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔

حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامَحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا، اللہ پاک کے علم میں ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص866)

نفسیاتی اثر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا جائے تو انسان کو انسان سے بَہُت ڈر لگتا ہے۔ مثلاً والدین یا اَساتِذۂ کرام کے سامنے گالی دیتے ہوئے ڈرتے ہیں، مگر افسوس اللہ پاک سے

کَماحَقُّہٗ (یعنی جیسا کہ اُس کا حق ہے) نہیں ڈرتے، اگر کوئی رُعب دار شخص سامنے موجود ہو تو اُس سے اتنا ڈرتے ہیں کہ آواز تک نہیں نکلتی، اُس سے عاجِزی کے ساتھ بولنے سننے کی کوشِش کرتے ہیں۔ اے کاش! اللہ پاک کا خوف ہمارے دلوں میں جاگُزیں ہو جائے، ہر وقت اُسی کے خوف کا غَلَبہ رہے اور ہم جِس طرح لوگوں کے سامنے بُرے کام کرنا پسند نہیں کرتے اُسی طرح تنہائی میں بھی بچتے رہیں۔ اے کاش! صد کروڑ کاش! ہمارے ذِہن میں ہر وقت یہ بات راسِخ رہے کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے اور یوں ہم اپنے گناہوں کا علاج کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ　　وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مُجرِم بے پروا دیکھ　　سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

(حدائق بخشش، ص167)

شَرحِ کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان اَشعار کے اندر ایک مخصوص انداز میں "نیکی کی دعوت" ارشاد فرمائی ہے چُنانچِہ اِن اَشعار کا مفہوم ہے: ﴿1﴾ اے گناہ کرنے والے! تُو نے لوگوں سے تو اپنے گناہ چُھپا لئے مگر یہ بھول گیا کہ جس پَروَردَگار کی نافرمانیاں کی ہیں وہ تیرے ان کارناموں سے واقِف ہے۔ اب غور کر محشر میں تیرا کیا ہو گا! ﴿2﴾ اے غفلت شِعار مجرم! ہوش کر! تیرے سر پر ہر وقت موت کی تلوار لٹک رہی ہے، خدا سے ڈر! گناہوں سے کنارہ کر، اگر تو لاپرواہی سے گناہوں بھری زندگی گزار کر مر گیا تو تیرا کیا بنے گا!

زندَگی کی شام ڈَھلتی جا رہی ہے ہائے نفس!　　گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے
مُجرِموں کے واسطے دوزخ بھی شُعلہ بار ہے　　ہر گُنہ قصدًا کیا ہے اسکا بھی اقرار ہے

بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفِرت فرما الٰہی! تُو بڑا غَفّار ہے

(وسائلِ بخشش، ص428، 429)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کے پانچ مَدَنی پھول

ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: حضرت ابو ذَر غِفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ فرمایا: ان سب میں عِبرت کی باتیں تھیں کہ ﴿1﴾ تَعَجُّب ہے اس شخص پر جو موت کا یقین رکھنے کے باوُجُود بھی خوش ہوتا ہے ﴿2﴾ تعجب ہے اُس پر جو جہنّم کا یقین ہونے کے باوجود بھی ہنستا ہے ﴿3﴾ تعجب ہے اس پر جو تقدیر پر یقین رکھنے کے باوُجُود بھی (دنیا کیلئے) خود کو تھکاتا ہے ﴿4﴾ تعجب ہے اس پر جو دنیا اور اس کی تبدیلوں کو دیکھتا ہے پھر بھی اس پر مُطمَئِن ہو جاتا ہے اور ﴿5﴾ تعجب ہے اس پر جسے یقین ہے کہ کل اسے حساب دینا ہے پھر بھی (نیک) اعمال نہیں کرتا۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، 1/ 288، حدیث: 362)

انفرادی کوشِش "نیکی کی دعوت" کی روح ہے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کی روح "انفرادی کوشش" ہے۔ جس مسلمان پر نیکی کی دعوت پیش کرنے کیلئے انفِرادی کوشِش کرنی ہو، اُس کیلئے یہ ذہن بنانا چاہئے کہ میں جس سے ملنے لگا ہوں وہ ایک مسلمان ہے، مسلمان چاہے کتنا ہی گنہگار ہو مگر دولتِ ایمان سے مشرَّف ہونے کی وجہ سے اُس کا اپنا ایک مقام ہے اور میں نے ملنا بھی اللہ پاک کے دین کی سَربُلندی اور آخِرت کی بہتری کیلئے ہے، اِس نیّت سے میرا ملنا عبادت کا دَرَجہ رکھتا ہے، اگر ان نیّتوں کے ساتھ ملاقات کریں گے تو اِس موقع پر ان شاءَ اللہُ الکریم

رَحمتوں کا نُزُول ہو گا اور برکتیں ملیں گی۔ ایک خاص مَدَنی پھول یہ بھی ذِہن میں رہے کہ اُس کے عُیُوب کی ٹٹول میں مت پڑیئے، اُس کی عَقل سے ماوَرا (یعنی اُس کی سمجھ میں نہ آئے ایسی) بات مت کیجئے اور گہرے مسائل مت چھیڑیئے۔

”یاخدا مجھے نرمی دے“ کے پندرہ حروف کی نسبت سے اِنفرادی کوشِش کی 15 نیتیں

اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے حسبِ حال یعنی موقع کی مُناسبَت سے بے شُمار نیتیں کی جاسکتی ہیں، ان میں سے 15 پیش کی جاتی ہیں:

﴿1﴾ اللہ پاک کی رِضا کیلئے نیکی کی دعوت دینے کیلئے انفرادی کوشش کرتا ہوں ﴿2﴾ سلام وجوابِ سلام کے بعد گرم جوشی سے ہاتھ ملاؤں گا ﴿3﴾ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! کہہ کر دُرُود شریف پڑھاؤں گا اور پڑھوں گا ﴿4﴾ چُونکہ سامنے والے کے چہرے پر نظریں گاڑ کر گفتگو کرنا سنّت نہیں لہٰذا حتّی الامکان نیچی نگاہیں کئے بات چیت کروں گا (نیچی نگاہیں کرکے انفرادی کوشِش کرنے سے نیکی کی دعوت کا فائدہ اِن شاءَ اللہُ الکریم کئی گُنا بڑھ جائے گا) ﴿5﴾ سنّت پر عمل کی نیّت سے مُسکُرا کر بات کروں گا ﴿6﴾ طَنز بازی اور غیر سنجیدہ گفتگو سے بچوں گا ﴿7﴾ سامنے والے کی نفسیات کے مطابِق گفتگو کی کوشِش کروں گا ﴿8﴾ گہرے مسائل چھیڑ کر اُس کو تشویش میں نہیں ڈالوں گا ﴿9﴾ بِلا ضَرورت موجودہ سیاست اور دَہشت گردی وغیرہ کے تذکرے نہیں کروں گا ﴿10 تا 12﴾ سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت، مَدَنی قافلے میں سفر اور نیک اعمال پر عمل کا ذِہن دینے کی سَعی کروں گا ﴿13﴾ نئے اسلامی بھائی کو ایک دم سے داڑھی رکھنے اور عمامہ شریف پہننے کی تلقین کے بجائے نَماز کی فضیلت

وغیرہ بتاؤں گا۔ (ہاں جس سے بات کر رہے ہیں وہ ”شَیوڈ“ ہے اور ظنِّ غالب ہے کہ اِس کو داڑھی بڑھانے کا کہیں گے تو مان جائے گا تب تو اُس کو داڑھی مُنڈانے سے منع کرنا واجِب ہو جائے گا، مگر عُموماً نئے اسلامی بھائی پر ”ظنِّ غالِب“ ہونا دُشوار ہوتا ہے، عمل کے جذبے کی کمی کا دَور ہے، نئے اسلامی بھائی کو داڑھی رکھنے کا اِصرار کرنے پر ہو سکتا ہے آیندہ آپ کے سامنے آنے ہی سے کترائے) ﴿14﴾ سامنے والے کا لہجہ اگر ناگوار یا طنز بھرا ہوا تو سمجھ جانے کے باوُجود اِس کا اُس پر اظہار کئے بِغیر صَبْر اور نرمی کے ساتھ عاجِزانہ انداز میں بات جاری رکھوں گا ﴿15﴾ اگر انفِرادی کوشش کا اچھا نتیجہ سامنے آیا تو اللہ پاک کا کرم سمجھوں گا اور شکرِ الٰہی بجالاؤں گا اور اگر کوئی ناخوشگوار بات پیش آئی تو سامنے والے کو سخت دل وغیرہ سمجھنے کے بجائے اِسے اپنے اِخلاص کی کمی تصوُّر کروں گا۔

مُبلِّغ کیلئے اہم ترین مَدَنی پھول

حوصلہ بڑا رکھنا چاہئے، ناکامی کی تو کوئی وجہ ہی نہیں، کیوں کہ اچھی نیّت کی صورت میں نیکی کی دعوت پر مشتمل اِنفِرادی کوشش کرنے والا ثوابِ آخِرت کا حقدار تو ہو ہی گیا۔ حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نَقل فرماتے ہیں: کسی بُزُرگ نے اپنے فرزند کو نصیحت کا مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرمایا: ”نیکی کی دعوت“ دینے والے کو چاہئے کہ اپنے آپ کو صبر کا خُوگر (یعنی عادی) بنائے اور اللہ پاک کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامِل یقین ہو اُس کو اِس مبارَک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (احیاء العلوم، 2/410)

میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاؤں
بَدِی سے بچوں اور سب کو بچاؤں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسلسل انفرادی کوشش کا پھل

سیالکوٹ (پنجاب، پاکستان) کے ایک شخص کی نیکی کی راہ پر گامزن ہونے سے قبل حالت ناگُفتہ بِہ تھی، سرتاپا گناہوں سے آلودتھے۔ لوگوں سے جھگڑا وغیرہ کرنے کے لیے انہوں نے ایک علیحدہ (عَلَا۔حِ۔دَہ) گروپ بنا رکھا تھا، اُن کی بدکلامی اور فُحش گوئی سے اسکول کے طَلَبہ، اساتذہ اور ہیڈماسٹر وغیرہ سبھی تنگ تھے، راہ چلتے بدنِگاہی کرنا اُن کا معمول تھا، نہ صرف عشقِ مَجازی میں گرفتار بلکہ مَعاذَ اللہ ایسی نازیبا حَرَکات کرتے جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ شَرعی معلومات سے نابَلَد (یعنی ناواقِف) ہونے کی وجہ سے اتنا بھی علم نہ تھا کہ فرض غسل کس طرح اُترتا ہے، رَمَضانُ المُبارَک میں بڑے بڑے گناہ گار بھی اپنے گناہوں کا سلسلہ ختم کرکے اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہوجاتے ہیں مگر افسوس صَد افسوس! وہ رَمَضانُ المُبارَک میں بھی بازاروں کی زینت بنے رہتے اور بدنِگاہی کے ذَرِیعے اپنے قلبِ سیاہ کی تسکین کا سامان کرتے، عیدیں پارکوں میں اور 12 ربیعُ الْاَوَّل شریف کا مبارَک دن بازاروں اور مختلف تفریح گاہوں میں گزارتے، جب بَسَنت آتی تو ساری ساری رات اپنے گروپ کے ساتھ بَسَنت منانے والوں کی طرح زرد لباس میں ملبوس ناچ رنگ کی مَحافِل میں مشغول رہتے، اللہ پاک کی یاد سے غفلت کا یہ عالَم تھا کہ مہینوں مسجِد کا رُخ نہ کرتے، اُن کے والِد صاحِب ایک نَمازی اور پرہیزگار شخص تھے، وہ لاکھ پند و نصیحت کرتے مگر اُن کے کان پر جُوں تک نہ رِینگتی، گناہوں کی نُحوست اتنی زیادہ تھی کہ جو کوئی اُن کی صحبت اختیار کرتا وہ بھی پیکرِ گناہ بن جاتا۔ اپنے اِنہی کالے کرتُوتوں کے سبب وہ سب کی نظروں میں قابلِ نفرت بن کر رہ گئے تھے۔

آخرکار کایا کچھ اِس طرح پلٹی کہ ایک روز مسجد کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک عاشقِ رسول نے اُنہیں نَماز کی دعوت دی، انکار کرنے پر انہوں نے اِصرار کیا اور ہاتھ پکڑ کر مَحَبَّت سے مسجِد میں لے گئے۔ جب نَماز سے فارِغ ہوئے تو ایک اسلامی بھائی نے دَرس شُروع کیا، یہ بھی اُس میں شریک ہوگئے، دَرس کے دَوران انہوں نے اللہ پاک کی رَحمت و مغفرت کے متعلِّق حکایات سُنیں تو کچھ حوصَلہ ملا، دَرس کے بعد جب اسلامی بھائیوں نے اِنتِہائی مَحَبَّت بھرے انداز میں نیکی کی دعوت دی تو اُن کے دل کی دنیا زیر وزبر ہوگئی، کیونکہ عقل و شُعُور کی دِہلیز پر قدم رکھنے کے بعد زندگی کا یہ پہلا موقع تھا کہ ایسے قابلِ نفرت شخص کو کسی نے اس قدر مَحَبَّت سے نوازا تھا۔ اُن پر انفرادی کوشش کرنے والے اُن کے ہم عمر مُبلِّغ سے انہوں گناہوں کا فَسانہ بیان کیا تو انہوں نے رحمتوں بھری باتوں کے ذَرِیعے کچھ اس انداز میں ڈھارس بندھائی کہ ان کا دل مُطمئِن ہوگیا کہ نہیں نہیں میرے لئے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے، اللہ پاک بخشنے والا مہربان ہے چُنانچِہ انہوں نے اپنے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی۔ اُن کی زندَگی کا پہلا دن تھا کہ جس میں اُنہوں نے پہلی بار پانچوں نَمازیں ادا کیں۔ پھر جب سالانہ اِمتحان کے بعد چھٹیاں ہوئیں تو ان کا یہ معمول بن گیا کہ اُس عاشقِ رسول کے ساتھ صُبح مسجِد میں جاتے تو تقریباً بارہ بجے تک مسائلِ نَماز اور سنّتیں سیکھنے سکھانے کا سلسلہ جاری رہتا۔

کچھ عرصے بعد شیطان نے ایک چال چلی اور کچھ ایسے نادانوں کی صُحبت مُیَسَّر آئی جنہوں نے اُن کو اُس مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی سے بدظن کردیا آہ! وہ اپنے اُس مُحسِن اور خیر خواہ کو اپنا دشمن اور بدخواہ سمجھ بیٹھے اور ایک عاشقِ رسول کی غیبتیں سننے کے باعث اچّھی صحبتیں چھوڑ کر تقریباً ایک سال تک پھر بُرے لوگوں کی سَنگت میں گرفتار رہے اور اِس

دَوران پھر وُہی ”حرَکتیں“ شروع کردیں۔ مگر سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی غُلامی مُقدَّر میں لکھ دی گئی تھی، لہٰذا قسمت نے ایک بار پھر یاوَری کی، وہ یوں کہ ایک دن وہ فیکٹری سے چھٹی کر کے واپس آرہے تھے اور حسبِ عادت پریشان نظری کا شکار، بدنگاہی کی آفتِ بد میں گرفتار، راہ چلتے لوگوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے جارہے تھے کہ اچانک ان کی نظر سفید لباس میں ملبوس، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے، حیاسے اپنی نگاہوں کو جھکائے، اپنی طرف آتے ہوئے ایک عاشقِ رسول پر پڑی، ان کے چہرے پر تقویٰ کا نور دیکھ کر انہیں اپنے گناہوں پر نَدامت سی ہونے لگی، اُن سے ملاقات کی، وہ نہایت گرم جوشی سے ملے، ان سے تعارُف ہوا اور پھر رَفتہ رَفتہ یہ ان کی صُحبت میں رہنے لگے، اُن اسلامی بھائی کی نَمازوں میں استقامت قابلِ رشک تھی۔ دعوتِ اسلامی کے بارے میں اُن کا حُسنِ ظن اَز سرِ نَو قائم ہوگیا، وہ اسلامی بھائی اُنہیں بَینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی اپنے ہمراہ لے گئے، اجتماع سے واپسی پر اُن کے سر پر سفید ٹوپی تھی، بعد میں عمامہ شریف بھی سجا لیا او اس مدنی بہار کو بیان کرتے وقت اَلحمدُ لِلّٰہِ الکریم وہ دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مدنی قافلہ کورس کررہے ہیں۔

مُعترِف ہوں گناہ کرنے میں کوئی چھوڑی نہیں کَسر آقا
پھنس گیا ہوں گُنہ کی دَلدل میں ہو کرم شاہِ بَحر و بَر آقا
میں گنہگار ہوں مگر قرباں تیری رحمت کی ہے نظر آقا
(وسائلِ بخشش، ص350، 351)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بار بار گناہوں میں پڑنے والا بالآخر

دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آ ہی گیا۔ یقیناً سارے ہی گناہ قابلِ ترک ہیں، ان میں کسی قسم کی بھلائی نہیں۔ گناہوں سے بچنے والوں کی پذیرائی اور اپنی عبادَتوں کی تعریف سے بچنے کی تلقین پر مَبنی قرآنی ”نیکی کی دعوت“ مُلاحظہ ہو۔ چُنانچِہ پارہ 27 سورۃُ النَّجم آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِؕ
هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْۚ فَلَا
تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۠ (۳۲)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رُک گئے بے شک تمہارے رب کی مغفِرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ۔ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں۔

آیتِ مبارَکہ کی تفسیر

حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مُستَحِق ہو۔ بہَرحال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ۔ کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض عُلَماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وَعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فَواحِش وہ جن پر حَد ہو۔ آیتِ مبارکہ کے اِس حصّے ”مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رُک گئے“ کے تحت فرماتے ہیں: کہ اِتنا تو کبائر سے بچنے کی بَرَکت سے مُعاف ہو جاتا ہے۔ اِس حِصّۂ آیت ”بے شک تمہارے رب کی مغفِرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے“ کے تحت فرماتے ہیں: شانِ نُزُول: یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں

نازِل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عَمَلوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نَمازیں، ہمارے روزے، ہمارے حج۔ اِس حِصّۂ آیت ”تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی تَفاخُراً(بطورِ فخر) اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے۔ وہ اُن کی ابتِداءِ ہستی سے آخرِ ایام (یعنی شروع سے لیکر موت تک) کے جُملہ اَحوال جانتا ہے۔ اس آیت میں ریا اور خود نُمائی اور خود سَرائی کی مُمانَعَت فرمائی گئی لیکن اگر نعمتِ الٰہی کے اعتراف اور اطاعت و عبادت پر مَسرَّت اور اُس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذِکر کیا جائے تو جائز ہے۔ اِس حصّۂ آیت ”وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں“ کے تحت فرماتے ہیں: اور اُسی کا جاننا کافی ، وُہی جَزا دینے والا ہے، دوسروں پر اظہار اور نام و نُمُود سے کیا فائدہ! (خزائن العرفان، ص 973)

سب سے پیارے اعمال

قبیلۂ خَثْعَم کا ایک آدمی بار گاہِ نُبُوَّت میں حاضِر ہوا، کہنے لگا: ”وہ آپ ہی ہیں جو اللہ پاک کا رَسُول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں؟“ فرمایا: ”ہاں۔“ پوچھا: اللہ پاک کے یہاں سب سے زیادہ پیارا عمل کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: اللہ پاک پر ایمان لانا۔ عرض کی: پھر کون سا؟ اِرشاد ہوا: صِلۂ رِحمی (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک) کرنا۔ عرض کی: پھر کون سا؟ اِرشاد فرمایا: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔

(مجمع الزوائد، 8/277، حدیث: 13454، مسند ابی یعلیٰ، 6/55، حدیث: 6804)

اے کعبہ! تیری فضا کتنی اچّھی ہے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بے شک اَفضل و اَہم ترین عمل ایمان ہے اور تمام نیک اعمال کے اُخروی (اُخ۔رَ۔وی) فوائد بھی ایمان پر خاتمے کے ساتھ ہی مَشروط ہیں جیسا کہ

”بخاری شریف“ میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم یعنی اعمال کا دارومدار خاتِمے پر ہے۔ (بخاری، 4/274، حدیث:6607) یقیناً جو مسلمان ہے وہ بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ مسلمان کی فضیلت کے بھی کیا کہنے! شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کعبۂ مُعَظَّمہ کو مُخاطب کرکے ارشاد فرمایا: ”تُو خود اور تیری فَضا کتنی اچھی ہے، تو کس قَدَر عَظَمت والا ہے اور تیری حُرمَت (یعنی عزّت) کیسی عظیم ہے، اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد کی جان ہے! اللہ پاک کے نزدیک مؤمن کی جان ومال اور اُس سے اچھا گُمان رکھنے کی حُرمَت تیری حُرمَت سے بھی زیادہ ہے۔“ (ابن ماجہ، 4/319، حدیث:3932) جو بدقسمت ایمان کی دولت سے محروم ہے اُس کو آخِرت میں کسی قسم کی بھلائی اور راحت نہیں ملے گی وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں عذاب پاتا رہے گا۔ جہنّم کی کیفیت پڑھیے اور لرزیئے۔ چُنانچہ

جہنّم کی دل ہِلا دینے والی کیفیت

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”جہنّم میں لے جانے والے اعمال“ جلد اوّل (853 صفحات) صفحہ 97 تا 98 پر ہے: امیرُ المؤمنین حضرتِ عمر بن خطّاب رضی اللہُ عنہ نے حضرت کَعبُ الْاَحبار (کَع۔بُل۔اَحبار) رضی اللہُ عنہ (مشہور تابعی بُزُرگ) سے ارشاد فرمایا: اے کَعب (رضی اللہُ عنہ)! ہمیں ڈر والی کچھ باتیں سنایئے! حضرتِ کَعب رضی اللہُ عنہ نے تعمیلِ ارشاد کرتے ہوئے عَرض کی: یا امیرَ المؤمنین! اگر آپ رضی اللہ عنہ قِیامت کے دن سَتّر اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کے اعمال لے کر آئیں تب بھی مَحشر کے اَحوال دیکھ کر انہیں بہت ہی کم جاننے لگیں گے۔ یہ سن کر امیرُ المؤمنین رضی اللہُ عنہ نے کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر جب (رِقَّت میں) اِفاقہ ہوا (یعنی کمی آئی) تو ارشاد فرمایا: اے کَعب! (رضی اللہُ عنہ) مزید سنایئے،

عرض کی: یا امیرَ المؤمنین! اگر جہنّم میں سے بیل کے نَتھنے (یعنی بیل کی ناک کے سوراخ) جتنا حصّہ مشرِق میں کھول دیا جائے تو مغرب میں موجود شخص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رضی اللہُ عنہ نے (رِقّت کے سبب) کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر جب اِفاقہ ہوا (یعنی کمی ہوئی) تو ارشاد فرمایا: اے کَعب (رضی اللہُ عنہ) اور سنائیے۔ عرض کی: یا امیرَ المؤمنین! قِیامت کے دن جہنّم اس طرح گرجے گی کہ کوئی مُقرَّب فِرِشتہ یا نبیِّ مُرسَل ایسا نہ ہوگا جو گُھٹنوں کے بل گر کر یہ نہ کہے: ربِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے میرے ربِّ کریم! میں تجھ سے اپنے لیے سُوال کرتا ہوں) حضرت کعبُ الْاَحبار رضی اللہُ عنہ نے مزید بتایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ پاک اَوَّلین و آخِرین (یعنی سب اَگلوں پچھلوں) کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! جہنّم کو لے آؤ۔ تو حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام جہنّم کو اس طرح لے کر آئیں گے کہ اس کی سَتَّر ہزار لگاموں کو کھینچا جا رہا ہوگا، پھر جب جہنّم مخلوق سے سو برس کی راہ کے فاصلے پر رہ جائے گی تو اِس زور سے گرجے گی کہ جس سے مخلوق کے دل دَہَل جائیں گے، پھر جب دوبارہ گرجے گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مُرسَل گُھٹنوں کے بَل گر جائے گا، پھر جب تیسری مرتبہ گرجے گی تو لوگوں کے دل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام عرض کریں گے: یا الٰہی! میں تیرے خلیل ہونے کے صَدقے سے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام عرض گزار ہوں گے: یا الٰہی! میں اپنی مُناجات کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام عرض کریں

گے: یاالٰہی تُو نے مجھے جو عزّت دی ہے اُس کے صدقے میں صرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں، اُس مریم رضی اللہ عنہا کیلئے (بھی) سُوال نہیں کرتا جس نے مجھے جَنا ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/49)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت سے جہنّم کی ہولناکیوں کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس روایت میں انبیاء کرام علیہمُ السّلام کے مقامِ خوف کا بھی بیان ہے، مگر یاد رہے کہ یہ حضرات معصوم ہیں اور روایت میں بیان کردہ صورتِ حال قیامت کے بعض اوقات میں ہوگی ورنہ انہیں محشر میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی بلکہ اللہ پاک کی عنایت سے لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے اور خود بلند ترین مقامات پر جلوہ فرما ہوں گے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یا الٰہی
جَلا دے نہ مجھ کو کہیں نارِ دوزخ کرم بہرِ شاہِ اُمَم یا الٰہی
تُو عطّار کو بے سبب بخش مولیٰ کرم کر کرم کر کرم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص82، 83)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ سے اِرشاد فرمایا: اے علی! اللہ پاک تمہارے ذَرِیعے کسی شخص کو راہِ راست پر لے آئے تو یہ تمہارے لیے اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طُلوع ہوتا ہے۔ (یعنی دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے) (معجم کبیر، 1/332، حدیث:994)

978-969-722-449-4
01082388

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net